محمد جعفر پھلواروی

تاثرات

کشمیر میں کشمیری مسلمان پستے رہے۔ فلسطین سے مسلمان عرب مار مار کر بے وطن کیے گئے۔ قبرص میں ترک مسلمان پٹ رہے ہیں اور بھارت میں ہندوستانی مسلمان قتل اور جلا وطن کیے جا رہے ہیں۔ ذرا سوچیے کہ آخر ہر جگہ مسلمانوں ہی پر یہ مظالم کیوں ہو رہے ہیں اور ہر چہار سو یہی قوم کیوں پٹ رہی ہے؟ یہ صحیح ہے کہ اس کی بڑی وجہ اس قومی کردار کا فقدان ہے جو اقوام کو زندہ رکھتا ہے اور دنیا پر اپنا اثر قائم رکھتا ہے۔ لیکن اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ غیر مسلم قوموں کو مسلمان قوم سے جو نفرت و دشمنی اور بغض و عناد شروع سے چلا آ رہا ہے وہ اسے آج تک فراموش نہیں کر سکیں۔ مسلمان قوم میں بد قسمتی سے ذرا ذرا سی بات پر اختلافِ شدید پیدا ہو جاتا ہے اور فرقے بننے لگتے ہیں۔ اس چیز سے فائدہ اٹھانے اور تفریق پیدا کرنے میں تمام غیر مسلم قومیں متحد رہتی ہیں خواہ وہ بھارت کے ہندو ہوں یا برطانیہ و امریکہ کے عیسائی۔ اب یہ کوئی ڈھکی چھپی چیز نہیں کہ مسلم کشی کے مسئلے میں برطانیہ و امریکہ کی جو ہمدردیاں قبرص کے یونانیوں اور فلسطین کے یہودیوں کے ساتھ ہیں وہی ہندوستان اور کشمیر میں ہندوؤں کے ساتھ ہیں۔ امریکہ و برطانیہ نے آج تک کبھی بھارتی حکومت سے یہ باز پرس نہیں کی کہ بھارت کے مسلمانوں پر یہ مظالم کیوں ہو رہے ہیں اور کشمیری مسلمانوں کو ان کی مرضی کے خلاف کیوں غلام بنا لیا گیا ہے؟ باز پرس تو کیا کرتے الٹی فوجی امداد دی جا رہی ہے، اور ظاہر یہ کیا جا رہا ہے کہ یہ چینی جارحیت کو روکنے کے لیے ہے حالانکہ بھارت اور

چین میں جنگ چھڑنے کا کوئی امکان نہیں۔ نہ چین کو اپنی مجوزہ سرحد سے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے اور نہ بھارت کو چین پر حملہ کرنے کی جرأت ہے۔ غرض امریکہ و برطانیہ کو پورے کرۂ ارض میں کسی جگہ بھی مظلوم مسلمانوں سے کوئی ہمدردی نہیں۔ ہاں ظلم کرنے والوں سے ہمدردی ہے۔ فلسطین کے یہودیوں سے بھی، قبرص کے یونانیوں سے بھی اور بھارت کے ہنود سے بھی۔

اگر آپ سارے عالم کی حکومتوں پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالیں تو آپ کو اقلیتیں ہر جگہ ہی نظر آئیں گی۔ لیکن مشکل سے کوئی حکومت ایسی مل سکے گی جو اقلیتوں پر ظلم روا رکھتی ہو۔ مصر میں عیسائی ہیں۔ افغانستان میں غیر مسلم اقلیتیں ہیں۔ عراق میں یہودی اور عیسائی موجود ہیں۔ ایران میں اور ترکستان میں بھی ہیں اور خود پاکستان میں غیر مسلم اقلیتیں موجود ہیں۔ لیکن اہل اسلام کی یہ روایات رہی ہیں کہ وہ اپنوں کو چاہے جس قدر دبائیں لیکن غیر مسلم اقلیتوں اور ذمیوں کو انھوں نے کبھی شکایت کا موقع نہیں دیا۔ امریکہ و برطانیہ وغیرہ میں بھی ہر قوم کی اقلیتیں موجود ہیں لیکن ان کو شاذ و نادر ہی شکایت کا موقع ملا ہے۔

ہاں اگر یہ "خصوصی امتیاز" کسی ملک کو حاصل ہے تو وہ صرف بھارت ہے جہاں کی کوئی اقلیت کبھی بھی خوش نہ رہ سکی۔ مسلمان سخت نالاں، سکھ شدید ناراض، عیسائی بے حد ناخوش (جس کا برملا اظہار حال میں بھارت کے عیسائی لیڈر مسٹر اینتھونی نے لوک سبھا میں کیا ہے)۔ آخر اقلیتوں کی یہ سخت ناراضی بلا وجہ تو نہیں۔ ہزار تاویلیں کی جائیں لیکن دنیا کو اب اس حقیقت کا اچھی طرح علم ہو چکا ہے کہ سیکولر حکومت ہونے کا بھارتی دعوٰے کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ وہ بہر حال متعصب ہندو حکومت ہے اور اس میں اقلیتوں کے لیے فراخدلی کا کوئی جذبہ موجود نہیں۔ اور جس حکومت کی تنگ دلی کا یہ حال ہو وہ دیرپا نہیں ہوا کرتی۔ آپ کو علم ہے کہ تقسیم ہند کے وقت تمام فسادات، لوٹ مار

اور قتل وغارت میں ہندوؤں نے سکھوں کو آلۂ کار بنایا اور انھیں طرح طرح کے سبز باغ دکھائے مگر جتنا کچھ ایفائے عہد ہوا وہ سبھوں کو معلوم ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ آج پوری سکھ قوم بھارتی حکومت سے ناراض ہے۔ ہمارے سکھ بھارت چلے گئے۔ لیکن خدا کی شان دیکھیے کہ یہ اقلیت بھارت سے سخت نالاں اور پاکستان سے بے انتہا خوش ہے۔ پنجہ صاحب کی زیارت کے لیے سینکڑوں سکھ پاکستان آئے ہوئے تھے۔ ان کے لیڈر بچن سنگھ اور سرجن سنگھ صاحبان نے رخصت ہوتے وقت جو بیان دیا ہے وہ پڑھنے کے قابل ہے۔ جس میں انھوں نے بھارت کی تنگ دلی اور اقلیت کشی کا ذکر کرتے ہوئے پاکستان کی فراخ دلی اور اقلیت نوازی کا کھلے لفظوں میں اعتراف کیا ہے اور آبدیدہ ہو کر پاکستان سے رخصت ہوئے ہیں۔

بھارت کی اسی تنگ دلانہ روش کا نتیجہ ہے کہ وہاں کی اقلیتوں کی طرح اس کے سارے پڑوسی حتیٰ کہ ہم مذہب پڑوسی بھی نالاں ہیں۔ چین، نیپال، بھوٹان، آسام، برما، سیلون، پاکستان کوئی بھی تو خوش نہیں۔ سب سے جنگ و مخالفت ہے اور بحمد اللہ پاکستان کی ان سب سے دوستی ہے۔ کیا یہی ایک بات بھارت کی تنگ دلی اور پاکستان کی فراخ دلی ثابت کرنے کو کافی نہیں؟ ان حالات میں کشمیر کے متعلق بھارت سے کسی معقولیت کی توقع حماقت ہے لیکن اس سے بڑی حماقت یہ خوش فہمی ہے کہ کشمیر ہمیشہ بھارت کا غلام رہے گا۔